احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/ ۷۸ نمبر ۲۴۹ ہفتہ ۲۰- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۶- نبوت ۱۳۷۲ ہش ۶- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دکھوں کا علاج دعوت الی اللہ

ہم اپنے دکھوں کو دعوت الی اللہ کے ذریعے ہی دور کر سکتے ہیں۔ یہ طوعی چندے کی طرح نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کیا تو خیر ہے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی لازم ہے اور صرف یہ کہنا کہ ہم حسن خلق سے متاثر کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ میں حصہ نہ لینا یہ درست نہیں یہ بزدلی کا بہانہ ہے اور گریز کی راہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عُمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے، مگروہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں، ان کی مالک پروا نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے، تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو، تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۷۵)

اپنے نفس کا محاسبہ کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

میں جماعت احمدیہ کے ہر چھوٹے اور بڑے، ہر جوان اور بوڑھے اور ہر مرد اور عورت سے کہتا ہوں کہ تم بھی اپنے نفس کا محاسبہ کرو تا ایسا نہ ہو کہ آج ملک میں جو فتنہ فساد ہمیں نظر آرہا ہے تباہی اور انتشار کی بھڑکتی ہوئی جس آگ کو ہم دیکھ رہے ہیں اس کے شعلوں کی لپیٹ میں ہم میں سے بھی کوئی آجائے۔ کیونکہ بسا اوقات جو ظالم نہیں ہوتا وہ بھی اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے اس کا بھی قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے وہ ایک اور مضمون کے ضمن میں ہے اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جا سکتا۔

میرے سامنے اب بڑی کثرت سے یہ باتیں آنے لگ گئی ہیں کہ بعض خاندانوں یا بعض افراد میں دنیاداری زیادہ آگئی ہے ابھی کل ہی میں ایک خط پڑھ رہا تھا اس میں لکھا تھا کہ خاوند کا بیوی سے اس بات پر جھگڑا ہو گیا ہے کہ بیوی زیادہ جہیز نہیں لائی۔ میرا شرم کے مارے سر جھک گیا میں کہتا ہوں جب تم نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت (-) کے قدموں کو پکڑ لیا تو پھر اپنی بیوی سے کیوں کہتے ہو کہ چونکہ تو جہیز ہمارے مطلب کا لے کر نہیں آئی۔ اس لئے ہم تجھے تنگ کریں گے اسی طرح بعض عورتیں اپنے خاوندوں کو تنگ کرتی ہیں۔ بعض امیر لوگ ہیں جو اپنے غریب بھائیوں کو تنگ کرتے ہیں یا ان کی عزت نفس کا خیال نہیں رکھتے۔ تاہم میں بعض لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں بہ حیثیت جماعت ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہ مقام ہمیں خدا کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ ہی ملا ہے غرض میں مخلصین جماعت کی بات نہیں کر رہا۔ میں جماعت کے کمزور لوگوں کی بات کر رہا ہوں لیکن چونکہ ہمیں یہ الٰہی حکم ہے (---) بغیر استثناء کے تم سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور اس کی پناہ میں آجاؤ۔ اس لئے میں نے استثناء کا ذکر کیا ہے اس غرض سے کہ یہ استثناء بھی جماعت میں نہیں رہنے چاہئیں کہ وہ خود ہی جماعت کو چھوڑ دیں۔ ہمارا اس شخص سے آخر کیا واسطہ ہے جو خدا کی آواز نہیں سنتا۔ جو اعتصام باللہ نہیں کرتا۔ جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہیں کرتا جو شیطانی تفرقے کی راہوں کو اختیار کرتا ہے ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(از خطبہ ۲۹/ ستمبر ۱۹۷۲ء)

تبدیلی فون نمبر

	پرانا	نیا
وکالت علیا	678	212329
مکرم چوہدری حمید اللہ وکیل اعلیٰ (رہائش)	548	212189

درخواست دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول ربوہ فرماتے ہیں

○ خاکسار کی اہلیہ دو سال سے زائد عرصہ ہو گیا بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں ہماری جماعت میں جذبہ اخوت کا نتیجہ ہے کہ اکثر مخلصین عند الملاقات اہلیہ ام کی صحت کے بارے میں ضرور دریافت فرماتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ جن سے دل کو طمانیت نصیب ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کے دعاؤں بھرے مکتوب سے تو طمانیت کے علاوہ مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے مریضہ جوس کی قسم کی خوراک کے علاوہ چاول کھچڑی کی قسم کی خوراک بھی کھانے لگ پڑی ہیں۔ وہیل چیئر پر بٹھا کر روزانہ کچھ سیر بھی کرا دی جاتی ہے۔ مہمانوں کے آنے اور بیمار پرسی پر خوشی کا اظہار بھی کرتی ہیں غرض بفضل خدا صحت میں معمولی سی ترقی ضرور ہے۔ البتہ قوت گویائی بحال نہیں ہوئی۔ قارئین کرام سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۶ / نبوت ۱۳۷۲ھش ۶ / نومبر ۱۹۹۳ء

بنی نوع انسان کی خدمت

حضرت امام جماعت الثالث- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے- فرماتے ہیں- "خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے- اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصہ پیار چاہتا ہے- دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنی عزت نفس کا متلاشی ہے کیونکہ دنیا اس کو وہ عزت و احترام نہیں دے رہی جو اس کا حق تھا- دنیا کا بہت بڑا حصہ اپنے دکھوں کا مداوا چاہتا ہے اور دنیا کا بہت بڑا حصہ اس جستجو میں ہے کہ اس کی زندگی کس طرح سکون اور آرام سے گذرے- اب دنیا کو یہ پیار و محبت یہ عزت و احترام یہ دکھ درد کا مداوا اور یہ سکون اور آرام کی زندگی صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں بہم پہنچائی جاسکتی ہے-"

ہر وہ بات جو اس دنیا کو بہتر بنانے کی خاطر کی جائے نیکی ہے اور خدا تعالیٰ کو محبوب ہے- دنیا کے لوگ اللہ تعالیٰ کے عیال ہیں اور اس کی عیال کی بہتری کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے- یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی- میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا- میں دکھ درد میں تھا تم نے میرا دکھ درد دور کرنے کی کوشش نہ کی- یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ خدا تعالیٰ نہ کبھی بیمار ہوتا ہے- نہ بھوکا اور نہ اسے کبھی دکھ درد لاحق ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ کا ان باتوں کو اپنی طرف نسبت دینا صرف اور صرف یہی معنی رکھتا ہے کہ اس کے بندے بیمار بھی ہوتے ہیں- بھوکے بھی ہوتے ہیں اور انہیں دکھ درد بھی لاحق ہوتے ہیں- اور ضرورت اس بات کی رہتی ہے کہ ان کی ان ضروریات کو پورا کیا جائے- معاشرے کے سلسلہ میں ہم سب پر یہ ایک بہت بڑا فرض عائد ہوتا ہے- ہمیں چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اس فرض کو پورا کرنے کی کوشش کریں- ہم دنیا کو پیار دیں- عزت نفس دیں اس کے دکھ درد مٹائیں اور اپنے ماحول میں لوگوں کی زندگی کے لئے آرام و سکون مہیا کریں-

بہت کچھ نہ سہی- جتنا کچھ ہم کرسکتے ہیں اتنا تو ضرور کریں اس لئے کچھ کرنے سے گریز نہ کریں کہ ہم تو کچھ بھی نہیں کرسکتے- ہم میں سے ہر شخص کچھ نہ کچھ ضرور کرسکتا ہے- بہت نہیں تو تھوڑا ہی سہی-

آیئے ہم سب اپنی استطاعت کے مطابق یہ فرض پورا کرتے رہیں- آج بھی اور کل بھی- تسلسل کے ساتھ-

اس میں کیا موجود ہے اور کس سے یہ محروم ہے
ہم بناتے ہیں یہی اک بات موضوعِ سخن
سوچتا رہتا ہے روز و شب ادارے کا سٹاف
کس طرح سرسبز ہو الفضل کا پیارا چمن

ابو الاقبال

بزرگوں کا مقام

ہے بہت اونچا بزرگوں کا مقام
ہو تہِ دل سے سبھی کا احترام

وہ نہیں بٹتے کبھی اقوام میں
کیا دھرا ہے ذات میں اور نام میں

شرق ہو یا غرب' وہ سب ایک ہیں
ہے یہی کافی کہ وہ سب نیک ہیں

ہیں خدا کے دوست وہ' یعنی ولی
پیار کی ہر رِیت ان سے ہی چلی

ہوں رسولانِ خدا پیشِ نظر
پھر تو ہو اکرام اپنے اَوج پر

وہ ہمارے رہنما و راہبر
ان کی ہمراہی میں ہوتا ہے سفر

زندگی کی منزلوں کے آشنا
حق سرشت و حق پرست و حق نما

یوں تو ہے ہر راہ اپنی خاردار
اور درندے بھی ہیں بے حد و شمار

لیکن ان کا ساتھ ہو تو خیر ہے
یہ سفر ایسا ہے جیسے سَیر ہے

سب بزرگوں کی محبت کا ثمر
ہے نسیم اپنی دعاؤں میں اثر

آنکھوں کی ٹھنڈک

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے- ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے- ہاں مگر جسے خدا تعالیٰ توفیق دے- ہاں ادب سے' حیا سے- شرم سے اس سے دعا اور التجا کرنی چاہئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور ان کی سنی بھی جاتی ہے-"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

انقلابِ حقیقی

رومن تہذیب کی بنیاد قانون اور حقوق انسانی

(۲) رومن تہذیب کی بنیاد قانون پر اور انسانی حقوق پر تھی۔ چنانچہ اس تہذیب کے علمبرداروں نے اول اول انسانی حقوق کو تسلیم کیا اور ایسی بنیاد رکھی کہ اگر کسی کو کوئی سزا دینی ہو تو قانون کے ماتحت دی جائے اس طرح وہ سیاست کو قانون کے ماتحت لائے انہوں نے ایسے اصول بنائے جن سے ایک نظام کے ماتحت انسانوں پر حکومت کی جاسکے یہی وجہ ہے کہ رومن لاء اب تک مغرب میں پڑھایا جاتا ہے اور اس کے اصول سے آج بھی قانون دان فائدہ اٹھارہے ہیں۔

ایرانی تہذیب کا پیغام اخلاق و سیاست

(۳) ایرانی تہذیب کی بنیاد اخلاق اور سیاست پر ہے اسی وجہ سے ان میں خدا تعالیٰ کے متعلق بھی یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کے لئے ممکن نہیں کہ وہ گناہ جیسی گندی شئے کو پیدا کرے اس لئے دراصل دو خدا ہیں ایک نیکی کا اور ایک بدی کا گویا اخلاق کو انہوں نے اتنی اہمیت دی کہ ان کے لئے یہ امر ناقابل تسلیم ہو گیا کہ ایک غیر اخلاقی امر کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے لیکن چونکہ گناہ دنیا میں موجود تھا۔ انہوں نے یہ فلسفہ ایجاد کیا کہ گناہ کا پیدا کرنے والا کوئی اور خدا ہونا چاہئے جو قابل پرستش نہیں بلکہ قابل نفرت ہو۔

دوسرا فلسفہ جس پر ایرانی تہذیب کی بنیاد تھی تعاون باہمی کا فلسفہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ایرانی تہذیب نے پہلے اس خیال کی بنیاد رکھی جسے ایمپائر یا شہنشاہیت کہتے ہیں یعنی سب سے پہلے اسی نظام نے باہمی تعلق رکھنے والی آزاد حکومتوں کے اصول کو ایجاد کیا اور اسے تکمیل تک پہنچایا۔

درحقیقت یہ خیال بھی ثانویت کے عقیدہ کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ جب انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ دو خدا ہیں جو آزاد بھی ہیں لیکن پھر ایک دوسرے سے بڑا بھی ہے تو اس کے ماتحت انہوں نے دنیا میں بھی ایسا نظام ایجاد کیا کہ ایک بڑا بادشاہ ہو اور بعض اس سے چھوٹے بادشاہ ہوں جو آزاد بھی ہوں اور پھر ایک بالا طاقت کے ماتحت بھی ہوں اور اسی عقیدہ سے شہنشاہیت کے خیال کو نشوونما حاصل ہوئی۔ ہندوستان یا دوسرے ممالک میں اس کی مثال نہیں پائی جاتی کہ ایک زبردست بادشاہ ایک کمزور اور چھوٹے سے بادشاہ کی اس لئے اطاعت کرتا ہے کہ وہ کمزور بادشاہ اس کا شہنشاہ ہے یہ صرف ایرانی فلسفہ کی ایجاد ہے اور اس سے درحقیت امن کے قیام کے لئے ایک نیا راستہ کھولا گیا ہے۔

ایرانی تاریخ میں بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ اصل بادشاہ کمزور ہو گیا ہے اور ماتحت بادشاہ بہت طاقت پکڑ گئے ہیں لیکن شہنشاہ کی آواز پر سب امداد کے لئے موجود ہو گئے ہیں آج کی برطانوی ایمپائر اور آخری زمانہ کی خلافت عباسیہ درحقیقت اسی فلسفہ کی نقلیں تھیں۔ اور خلافت عباسیہ کے آخری دور کو اگر ہم غور سے دیکھیں تو ان کے وجود کی بنیاد اس امر پر تھی کہ درحقیقت اس کے تابع حکومتیں یا ایرانی تھیں یا ایرانی تہذیب کی خوشہ چین تھیں اور چونکہ ان کے روساء اس خیال کے نسلی طور پر قائل چلے آتے تھے۔ اس لئے باوجود طاقتور ہونے کے وہ خلافت کے برائے نام جوئے کو اٹھائے ہوئے تھے۔

بابلی تہذیب کی بنیاد علم ہندسہ اور ہیئت

(۴) چوتھی تہذیب ہے اس کی بنیاد علم ہندسہ اور ہیئت پر رکھی گئی تھی۔ اس کے بانیوں کا خیال تھا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے سورج چاند اور تارے بنائے ہیں اور ایک نظام دنیا میں جاری کیا ہے انسانی ترقی اس نظام کی نقل کرنے سے ممکن ہے اس لئے ہمیں نظام شمسی پر غور کرکے اور اس کے راز معلوم کرکے اس کی اتباع کرنی چاہئے۔

مغربی تحریک کا پیغام مادیت اور قوم پرستی

(۵) پانچویں تہذیب یعنی مغربی تحریک کی بنیاد مادیت اور قوم پرستی پر ہے۔

پانچوں تحریکوں کی مزید تشریح

اختصاراً" پانچوں مادی تحریکوں کا ذکر کرنے کے بعد اب میں ان کے بنیادی اصولوں کے نتائج کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

آرین تہذیب چونکہ نسلی امتیاز اور تفوق پر مبنی تھی باوجود بہت وسعت پا جانے کے کبھی کوئی ایمپائر نہ بنا سکی۔ نیز نسلی امتیاز کی وجہ سے ان میں وہ اتحاد بھی پیدا نہ ہو سکا جو ایرانیوں میں تھا۔ اس کے مقابلہ میں رومن ایمپائر نے ترقی کی کیونکہ اس کے سیاسی اصول ایسے تھے کہ قوموں کو مفتوح کرنے کے باوجود وہ ان سے تعلق رکھ سکتی تھیں۔ اس لئے رومن تحریک مستقل ارتقائی منازل طے کرتی چلی گئی اور ارتقائی فلسفہ کی بانی ہوئی۔

ایرانی تہذیب نے وسیع ایمپائر کی بنیاد رکھی۔ جس کے ٹکڑے اپنے اپنے دائرے کے اندر آزاد تھے۔ اور پھر ایک سردار کے ماتحت تھے۔ تمام ایرانی حکومتوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ یہ حکومت در حکومت کا احساس ان کے اندر اہرمن اور یزداں کے خیال سے پیدا ہوا۔

بابلی تحریک کیمسٹری اور ہیئت پر مبنی تھی۔ اور اس وجہ سے تعمیر اور تنظیم میں اسے خاص شغف تھا۔ اور گویا تحریک سب سے پرانی ہے اور اس کے آثار بھی اس کے ملتے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ اس تہذیب کی بنیاد جن لوگوں نے رکھی تھی انہیں عاد کہتے ہیں۔ عاد نام کی دو قومیں گزری ہیں عاد اول تہذیب بابلی کے بانی تھے۔ اور دوسرے عاد بعد کے زمانہ میں اس تہذیب کے حاملوں میں سے ایک حامل تھے اس آیت میں انہی پہلے عاد یعنی بانیان تہذیب بابلی کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عاد سے کیا سلوک کیا۔ وہ عاد جو عاد ارم کہلاتے ہیں اور بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنانے والے تھے اتنی بڑی اونچی عمارتیں بناتے تھے کہ ان کے بعد کی کوئی قوم بھی اس فن میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکی۔ یعنی گو عام طور پر دنیا ترقی کرتی ہے لیکن باوجود ترقی کے زمانہ قرآن کریم تک کوئی قوم فن عمارت میں عاد کے کمال تک نہیں پہنچ سکی۔ پھر اس عاد کی ایک دوسری شاخ ثمود تھی جس نے سنگ تراشی میں کمال کیا تھا۔ اور شہروں کے شہر پہاڑوں کی کھوہ میں بناتے چلے گئے تھے حتی کہ بعض جگہ انہوں نے پتھر کاٹ کر عجیب و غریب محل بنائے ہیں اور فرعون مصر بھی اسی تہذیب کا حامل تھا۔ وہ بھی ذی الاوتاد تھا بعض نے اوتاد کے معنے خیموں کی میخیں کئے ہیں لیکن اس جگہ یہ معنے درست نہیں۔ اس جگہ اوتاد سے مراد وہ بلند عمارتیں ہیں جو بلندو بالا ہوں اور پہاڑ کی طرح اونچی نکل جائیں عربی میں پہاڑوں کو بھی اوتاد الارض کہتے ہیں اور ناک کو بھی وتد کہتے ہیں کیونکہ وہ چہرہ کے باقی اعضاء سے اونچا نکلا ہوا ہوتا ہے یہ مصری عمارتوں کی خصوصیت ہے کہ وہ عمارتیں پہاڑوں کی طرح مثلث شکل کی بناتے ہیں اور رہائشی گنجائش کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اونچائی کا خیال رکھتے ہیں پس ذی الاوتاد سے مراد نہایت بلند عمارتیں والے کے ہیں۔

جس کسی کو مصر جانے کا موقعہ ملا ہو وہ جانتا ہے کہ اہرام مصری کس قدر اونچے ہیں دور دور سے لوگ انہیں دیکھنے آتے ہیں۔ اور وہ حیران ہوتے ہیں کہ اتنی بلندی پر وہ لوگ پتھر کس طرح اٹھا کر لے گئے اہرام اتنے بلند ہیں کہ انسان کو ان پر چڑھتے ہوئے کافی دیر لگ جاتی ہے۔ میں باوجود ارادہ اور خواہش کے ان میں سے کسی پر نہیں چڑھ سکا بلکہ ایک دوست ایک اہرام کے اوپر چڑھ گئے تو انہیں اوپر جاتے ہوئے اس قدر دیر ہو گئی کہ مجھے ڈر ہوا کہ ہم رات کو اندھیرا ہو جانے کے بعد وہاں سے گھر کی طرف روانہ ہو سکیں گے۔ قطب صاحب کی لاٹ کی بلندی کو ان کی بلندی سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ یوروپین لوگ بھی انہیں دیکھ کر حیران ہوتے ہیں اور ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ انسان کے برابر برابر پتھر وہ اتنی بلندی پر اٹھا کر کس طرح لے گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم فرعون کو دیکھو جو ایسی مثلث عمارتیں بناتا تھا جو بڑی بلند اور مضبوط ہوتی تھیں فرماتا ہے اس تہذیب کے حاملوں نے اپنی اپنی ترقی کے زمانہ میں دنیا میں بہت فساد پیدا کر دیا تھا۔ اور اپنی طاقت کی وجہ سے سخت متکبر ہو گئے تھے۔ لیکن دیکھو کہ ہم نے بھی ان سے کیسا سلوک کیا اور کس طرح انہیں برباد کر کے رکھ دیا۔

غرض بابلی تحریک میں عمارتوں کی تعمیر پر اور رصد گاہوں کے بنانے پر زیادہ زور تھا۔ عاد کے آثار میں ہر جگہ عظیم الشان عمارتیں نظر آتی ہیں پہلے یوروپ کے لوگ عاد قوم کے وجود سے انکار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ عاد نام کی کوئی قوم نہیں گزری۔ مگر بیس سال سے جب سے کہ عاد کے آثار ملے ہیں وہ بھی ماننے لگ گئے ہیں کہ عاد نام کی ایک قوم ہوئی ہے۔ بلکہ میں نے حال ہی میں ایک عیسائی مورخ کی کتاب پڑھی ہے جس میں وہ عاد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عاد کے متعلق مورخوں کی سینکڑوں صفحوں کی کتابیں اس سے زیادہ معلومات بیان نہیں کر سکیں۔ جتنے معلومات قرآن کریم نے اپنے چند الفاظ میں بیان کر دیئے۔

روزنامہ الفضل کے سلسلہ میں آپ کی قابل قدر تجاویز کا ہمیں انتظار رہتا ہے۔

ہم اپنے محدود وسائل اور موجودہ مسائل کے پیش نظر آپ کی جس تجویز پر بھی عمل کر سکتے ہیں اس کے لئے ہمارے دل میں آپ کے لئے تشکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

آپ ہمیں اپنی تجاویز ضرور بھجوائیں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حلیہ و خاندان

درمیانہ قد، حسین نقش، گورا رنگ روشن چہرہ، دراز زلفیں، چہرہ سے ملاحت اور ملائمت عیاں۔ یہ جوان رعنا خاندان قریش کے خوبرو چشم و چراغ مصعب بن عمیرؓ ہیں آپ کا نسب تیسری پشت میں نبی کریم ﷺ سے جاملتا ہے۔ آپ کی والدہ حناس بنت مالک، مکہ کی مالدار خاتون تھیں۔ انہوں نے مصعبؓ کی پرورش بہت نازونعمت سے کی۔ آپ بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہنتے۔ مکہ کی اعلیٰ درجہ کی خوشبو استعمال کرتے اور حضرم کے علاقہ کا بنا ہوا مشہور جوتا منگوا کر پہنتے تھے۔

فضائل

آنحضرت ﷺ مصعبؓ بن عمیر کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مصعبؓ سے زیادہ حسین و جمیل اور نازونعمت اور آسائش میں پروردہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔

اسلام میں سبقت لے جانے کے لحاظ سے آپ کا شمار صاحب فضیلت صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ مدینہ میں پہلی بار اسلام کا پیغام پہنچانے اور وہاں دعوت و تبلیغ کے ذریعہ انصار مدینہ کو منظم کرنے کی تاریخی سعادت آپ کے حصہ میں آئی۔ حبشہ و مدینہ دو ہجرتوں کی سعادت پائی۔ بدر و اُحد میں اسلام کے علم بردار کا اعزاز پایا۔

قبول اسلام اور آزمائش

آغاز اسلام میں جب آنحضرت ﷺ دارارقم میں تھے حضرت مصعبؓ بن عمیر نے عین عالم جوانی میں بعمر ۲۷ سال اسلام قبول کیا۔ مگر ابتداءً اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشہ سے اسے مخفی رکھا۔ چھپ چھپا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ (کلید بردار کعبہ) نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔ بڑی مشکل سے بھاگ کر قید سے چھٹکارا حاصل کیا۔ اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔

کچھ عرصہ بعد جب بعض مہاجرین حبشہ سے مکہ میں بہتر حالات کی افواہیں سن کر واپس آئے تو ان میں مصعبؓ بن عمیرؓ بھی تھے۔ اگرچہ غریب الوطنی، سفر کی صعوبتوں اور مصائب و آلام نے نازونعم کے پروردہ اس حسین و جمیل شہزادے کی رعنائیاں چھین لی تھیں مگر پھر بھی صبر و استقامت کے پیکر مصعب اسلام پر پختگی سے قائم تھے۔ ماں نے لخت جگر کی حالت زار دیکھی تو اس کی ممتا تڑپ اٹھی چنانچہ اس نے آئندہ سے مخالفت ترک کر دی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ مصعبؓ بن عمیر کو میں نے آسائش کے زمانہ میں بھی دیکھا اور مسلمان ہونے کے بعد بھی۔ راہ مولیٰ میں آپ نے اتنے سارے دکھ جھیلے کہ میں نے دیکھا آپ کے جسم سے جلد اس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی اور نئی جلد آتی ہے۔

غالباً اسی زمانے کی بات ہے ایک دن ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے دیکھا مصعبؓ بن عمیر اس حال زار میں آپ کی مجلس میں آئے کہ پیوند شدہ کپڑوں میں ٹاکیاں بھی چمڑے کی لگی ہیں۔ صحابہ نے دیکھا تو سر جھکا لئے۔ کیونکہ وہ بھی مصعبؓ کی کوئی مدد کرنے سے معذور تھے۔ مصعبؓ نے آکر سلام کیا۔ آنحضرت ﷺ نے دلی محبت سے وعلیکم السلام کہا اور اس امیر کبیر نوجوان کی آسائش کا زمانہ یاد کر کے آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پھر مصعبؓ کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ الحمد للہ دنیاداروں کو ان کی دنیا نصیب ہو [illegible] مصعبؓ کو اس زمانے میں بھی دیکھا ہے جب شہر مکہ میں ان سے بڑھ کر صاحب ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ مگر خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے۔

پھر حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہو گا جب صبح و شام تمہیں نئی پوشاک عطا ہو گی۔ اور تمہارے سامنے ایک کے بعد کھانے کا دوسرا طشت رکھا جائے گا۔ اور گھروں میں پردے لٹکے ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ وہ کیا ہی خوش وقت ہو گا ہم عبادت کے لئے تو فارغ ہوں گے۔ حضور نے فرمایا نہیں تم آج جس حال پر ہو وہ زیادہ بہتر ہے اور زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔

مدینہ میں کامیاب دعوت الی اللہ

۱۱ نبوی کے موسم حج میں رسول خدا ﷺ کا تعارف دعوت الی اللہ کے دوران مدینہ کے قبائل اوس و خزرج سے ہوا اور عقبہ مقام پر ان میں سے بارہ افراد نے آپ کی بیعت بھی کی جو بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس جانے لگے تو ان کی تعلیم و تربیت اور مدینہ میں دعوت اسلام کی مہم جاری کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے مصعبؓ بن عمیر کو ساتھ بھجوایا۔ ابن سعد کے مطابق اہل مدینہ کے نو مسلموں کے مطالبہ پر تعلیم دین کے لئے حضرت مصعبؓ کو بعد میں بھجوایا گیا۔ بہرحال آپ نے وہاں پہنچ کر مدینہ کے سردار اسعد بن زرارہ کے گھر قیام کیا۔ مدینہ جاتے ہی آپ نے تعلیم قرآن کا سلسلہ شروع کیا اور مقری یعنی استاذ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دینے لگے۔

مدینہ میں باقاعدہ نماز جمعہ جاری کرنے کی تاریخی سعادت بھی حضرت مصعبؓ کے حصے میں آئی۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لکھا کہ اگر حضورؐ اجازت عطا فرمائیں تو مدینہ میں نماز جمعہ شروع کر دی جائے حضور نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس روز یہودی اپنے سبت کا اعلان کرتے ہیں اس روز سورج کے ڈھلنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر کے خطبہ جمعہ دیا کرو۔ چنانچہ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے مدینہ میں نماز جمعہ کا آغاز کر دیا۔

حضرت سعد بن خیثمہ کے گھر جو پہلا جمعہ پڑھا گیا اس میں مدینہ کے بارہ افراد شامل ہوئے۔ اسلام کے اس پہلے جمعہ کے موقعہ پر مسلمانوں نے خوشی میں ایک بکری ذبح کی اور یوں جمعہ میں شامل اپنے بھائیوں کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا۔

حضرت مصعبؓ نے اسلام کے پہلے مبلغ کے طور پر تبلیغ کا حق خوب ادا کیا۔ آپ نے دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار ہو کر کمال محنت، اخلاص اور حکمت و محبت کے ساتھ مدینہ کے اجنبی لوگوں سے رابطہ اور اثر و رسوخ پیدا کر کے انہیں اسلام سے روشناس کرایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا بیج بو دیا۔ ایک کامیاب داعی الی اللہ کے طور پر ان کا کردار یقیناً آج بھی ہمارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔

آپ نے بالکل اجنبی شہر مدینہ میں تبلیغ کا آغاز اس طرح کیا کہ اپنے میزبان اسعد بن زرارہ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں جانے لگے۔ وہاں وہ مسلمانوں اور ان کے عزیزوں کے ساتھ مجلس کرتے انہیں تعلیم دین دیتے اور وہاں آنے والوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ مگر جب لوگوں میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ تو ایک محلہ کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حضیرؓ نے ان دونوں داعیان الی اللہ کو اس نئے دین سے باز رکھنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے بعد اسید بن حضیرؓ مصعبؓ کی مجلس میں نیزہ تھامے داخل ہوئے اسعد بن زرارہ نے یہ دیکھتے ہی مصعبؓ سے سرگوشی کی کہ یہ اپنی قوم کا سردار آتا ہے۔ اسے آج خوب تبلیغ کرنا۔ مصعبؓ بولے کہ اگر یہ چند لمحے بیٹھ کر بات سننے پر آمادہ ہو جائے تو میں ضرور اس سے بات کروں گا۔ ادھر اسید بن حضیر سخت کلامی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور کہا کہ جان کی امان چاہتے ہو تو آئندہ سے ہمارے کمزوروں کو آکر بے وقوف بنانے کا یہ طریقہ واردات ختم کرو۔

مصعبؓ نے نہایت محبت سے کہا کیا آپ ذرا بیٹھ کر ہماری بات سنیں گے؟ اگر تو آپ کو بات بھلی لگے تو مان لیجئے اور بری لگے تو بے شک اس سے گریز کریں۔ اسیدؓ منصف مزاج آدمی تھے۔ بولے بات تو تمہاری درست ہے۔ اور پھر نیزہ وہیں گاڑ کر بیٹھ گئے۔ مصعبؓ نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ تو یہ سچی تعلیم سن کر اسید بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ کیسا خوبصورت کلام ہے! اچھا یہ بتاؤ اس دین میں داخل ہونے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ زرارہؓ اور مصعبؓ نے انہیں بتایا کہ نہا دھو کر اور صاف لباس پہن کر حق کی گواہی دو اور پھر نماز پڑھو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسید خود ہی کہنے لگے کہ میرا ایک اور بھی ساتھی ہے یعنی سعد بن معاذ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ساری قوم سے ایک شخص بھی قبول اسلام سے پیچھے نہیں رہے گا۔ اور میں ابھی اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں اور انہوں نے سعد کو نہایت حکمت کے ساتھ مصعبؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے ان کو بھی نہایت محبت اور شیریں گفتگو سے رام کر لیا۔ انہیں قرآن سنایا اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ بلاشبہ یہ دن مدینہ میں اسلام کی فتح کے بنیاد رکھنے والا دن تھا۔ جس روز ایسے عظیم الشان بااثر سرداروں نے اسلام قبول کیا۔ جنہوں نے اپنی قوم کو یہ کہہ دیا میرا کلام کرنا تم سے حرام ہے جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ۔ اس طرح عبدالاسہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور یوں مدینہ کے گھرانوں میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

حضرت مصعبؓ نے ایک سال تک مدینہ میں اشاعت اسلام کے لئے خوب سرگرمی سے کام کیا اور دعوت الی اللہ کے شیریں پھل آپ کو عطا ہوئے چنانچہ اگلے سال سن ۱۲ نبوی میں حج کے موقعہ پر آپ مدینہ سے ۷۵ انصار کا وفد لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ اسعد بن زرارہ بھی ساتھ تھے۔ اس وفد کی رسول اللہ سے ملاقات کا انتظام بھی عقبہ مقام پر کیا گیا۔ جہاں اس وفد نے آپ کی بیعت کی جو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ وسیم

راہِ عمل

صدقہ و خیرات

صدقہ اور خیرات دینے سے پہلے اپنے غریب رشتہ داروں پر ضرور نظر ڈالیں کیونکہ ان پر آپ کے مال کا سب سے زیادہ حق بنتا ہے اور غریب اور سفید پوش رشتہ دار جو مانگ بھی نہیں سکتے ان کی بن مانگے امداد کریں اور اس طرح مدد کریں کہ ان کی عزت نفس پر حرف بھی نہ آئے۔ اگر کوئی غریب بچہ قابل ہے اور آگے پڑھنا چاہتا ہے تو ایسے غریب بچوں کے وظیفے مقرر کردیں تاکہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں اور ہو سکے تو کسی غریب کی بیٹی کی شادی کروا دیں۔ جہاں ایک امیر آدمی اپنی بیٹی کی شادی پر لاکھوں روپے خرچ کر سکتا ہے وہاں وہ ایک غریب کی بیٹی کی شادی پر چند ہزار آسانی سے دے سکتا ہے۔

بعض لوگ ایک دوسرے سے ناراض ہوتے ہیں خصوصاً" رشتہ دار تو کہتے ہیں کہ اب بات ختم ہو گئی اور اب کبھی آپس میں تعلق نہ رکھیں گے اور پھر ایک دوسرے کی برائی کرتے ہیں کہ گویا ان میں کوئی اچھی بات ہے ہی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی کی برائی اور اچھائی ہمارے اپنے خیالات کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ سگے بہن بھائی ان رنجشوں اور کشیدگی کی وجہ سے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور ایسے موقعوں پر لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ادھر کی باتیں اُدھر اور ادھر کی باتیں ادھر کر کے مسائل کو اور الجھا دیتے ہیں۔ ان باتوں سے بڑے خاندانوں میں پھوٹ پڑ جاتی ہے اور ان غلط فہمیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی بجائے نفرت پروان چڑھتی ہے۔

کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی بات ہو ہی گئی ہے تو آپس میں جلد صلح صفائی کر لی جائے ورنہ جب تک صلح نہیں ہوتی دل کڑھتا رہتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف جذبات بھڑکتے رہتے ہیں۔ خلیج بڑھتی ہے اور دوری ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایسے حالات میں خاندان کے بڑے بزرگوں کو بیچ میں پڑ کر غلط فہمیوں کا ازالہ کرانا چاہئے تاکہ بات مزید نہ بگڑے اور دونوں فریقوں کو آمنے سامنے بٹھا کر صلح صفائی کرا دینی چاہئے۔ غلطیاں آخر انسانوں سے ہی ہوتی ہیں اس لئے کوشش کریں کہ ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کریں اور رنجشوں کو بھلا دیں اگرچہ ایک مشکل کام ہے مگر ناممکن نہیں۔

والدین کی اطاعت

اللہ تعالیٰ نے والدین کو بہت اونچا مقام دیا ہے اور والدین کے بہت سے حقوق اولاد پر واجب کیے ہیں اس لئے اپنے والدین کو ہر طرح سے خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر والدین بوڑھے ہیں اور بیمار ہیں تو ان کا علاج کروائیں اور ان سے پیار و محبت سے پیش آئیں کیونکہ بوڑھا آدمی بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے چڑچڑا بھی ہو جاتا ہے مگر ہمدردی کا مستحق بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس سے کبھی غصے میں بات نہ کریں کیونکہ والدین ساری عمر اپنی اولاد کا اس قدر خیال رکھتے ہیں کہ بچے اس کا عشر عشیر بھی نہیں رکھ سکتے۔ والدین ایک نعمت ہیں ان کی زندگی کے ہر دور میں قدر کرنا چاہئے۔ اگر والدین کسی چیز سے منع کریں تو ان کا کہنا مانیں کیونکہ والدین کی ہر بات میں اولاد کے لئے بھلائی کا کوئی پہلو ضرور ہوتا ہے۔ والدین سے ہمیشہ دعائیں لیں اور ان کی خدمت کو اپنا فرض سمجھ کر کریں۔ اور اپنے والدین کے لئے بھی ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

رشتہ داروں سے میل جول

رشتہ داروں سے میل جول رکھنا چاہئے۔ تاکہ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی رہے اور محبت میں اضافہ بھی ہوتا رہے۔ خاص کر مختلف تہواروں مثلاً عید اور شادیوں کے موقعوں پر ضرور ایک دوسرے کے ہاں جانا چاہئے۔ جب اکٹھے ہوں ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئیں اور شکووں شکایتوں سے پرہیز کریں۔ کوشش کریں کہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ غلط قسم کے کرید تجسس سے بھی گریز کریں۔ غیبت سے بھی بچیں کیونکہ جہاں بندہ زیادہ لوگوں سے ملتا ہے وہاں دوسرے شخص کے بارے میں بات ہو جاتی ہے۔ کوشش کریں کہ لوگوں کی خوبیوں کا ذکر ہو۔ کیونکہ ہم بھی اچھائیوں کے مجسمے نہیں ہیں اور ہر انسان میں کوئی خامی بھی ہوتی ہے اس لئے اگر آپ اپنے اوپر بات رکھ کر سوچ لیں کہ ہم بھی مکمل انسان نہیں ہیں کوئی نہ کوئی کمی ہمیں اپنے میں بھی نظر آجائے گی۔ ایک دوسرے کی خوشی میں شامل ہوں کسی کی خوشی اور خوشحالی سے خوش ہوں اور حسد جیسے مرض سے بچنے کی کوشش کریں۔ اپنی اولاد کو بھی بزرگوں اور رشتہ داروں کا ادب کرنے کا درس دیتے رہیں۔

گھر والوں کے حقوق ادا کریں

جہاں تک ہو سکے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین سلوک کریں کیونکہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت اچھی طرح ملتے ہیں مگر اپنے گھر والوں سے ان کا وہ سلوک نہیں ہوتا جو ان کو کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ بچوں کی صحیح تربیت کریں۔ بچوں کی جائز باتیں مانیں۔ لیکن ناجائز بات کے لئے سختی سے بھی منع کرنا پڑے تو کریں۔ بیوی اور بچوں دونوں کو عبادت کی ہدایت کریں بلکہ اگر باجماعت ادا کریں تو اور بھی اچھی بات ہوگی۔ اپنے قول اور فعل میں تضاد نہ ہونے دیں۔ اگر اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنا چاہتے ہیں تو خود نمونہ بن کر دکھائیں۔

اخلاقی اور معاشرتی برائیوں سے پرہیز کریں

ہمارے ہاں ہر شخص دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس کے لئے محنت نہیں کرنا چاہتا اور جب محنت نہیں ہوگی تو ہر کام کو تھوڑے وقت میں کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ صحیح طریقے سے کام کرنے کی بجائے غلط طریقوں سے کام کیا جائے گا اگلے کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر اپنا مطلب نکالا جائے گا۔

آج کل رشوت ہمارے معاشرے میں ایک ناسور کی طرح پھیل چکی ہے۔ رشوت دیئے اور لئے بغیر کوئی کام یہاں مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلے کا صرف ایک حل ہے کہ لوگوں میں حلال اور حرام کا فرق واضح کیا جائے۔ لوگ پیسے کی دوڑ میں ہر قسم کے غلط کام کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں اور ہمارا سارا معاشرہ اس دوڑ میں شامل ہے۔ سارے معاشرے میں ایک بے حسی اور سنگدلی پائی جاتی ہے۔

بہت سی کاروباری منافقتیں لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اگر کوئی کام کرتے ہیں تو اس میں جھوٹ اور ملاوٹ سے کام لیتے ہیں۔ چیز زیادہ ہو تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ کم تول کر پیسے بناتے ہیں۔ اس قسم کی تمام اخلاقی اور معاشرتی برائیوں سے سارا معاشرہ متاثر ہو رہا ہے۔ ہر زندہ قوم کے زندگی گزارنے کے کچھ اصول ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے اصول وضع کریں جو سچائی پر مشتمل ہوں۔ اور اگر رشوت اس معاشرے میں سے ختم ہو جائے تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

حقوق اللہ کی اہمیت

ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ پانچ وقت عبادت کرے نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی اس کی تلقین کرے لیکن اس کی ہر عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے۔ لوگ ظاہری نمود سے کام لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہر شخص کے دل کا حال جانتا ہے اس لئے ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے۔

ہمسائیوں اور بیواؤں یتیموں کا خاص خیال رکھیں

جس طرح عزیز رشتہ داروں کے آپ پر بہت سے حقوق ہیں اسی طرح آپ کے ہمسائیوں کے بھی آپ پر بہت سے حقوق ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے ہمسائے کی خبر رکھیں کہ آیا وہ ٹھیک طریقے سے رہ رہے ہیں۔ اگر ان کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو ان کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کریں۔ اگر غریب ہمسائے ہیں اور دو وقت کی روٹی بھی کھانی ان کے لئے مشکل ہے تو آپ ان کے کھانے کا بندوست کریں۔ اگر کوئی بیمار ہے تو اس کی بیمار پرسی کریں۔ حتیٰ کہ جس حد تک ہو سکے اس کا خیال کریں اور اپنے کسی بھی عمل سے اس کو کوئی تکلیف نہ ہونے دیں۔

اس طرح اگر کوئی بیوہ ہے۔ اس کا خاوند اس کے سر پر نہیں ہے اور اکیلی عورت کے بہت سے مسائل ہیں تو حتی الامکان اس کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں اس کے یتیم بچوں کا خیال رکھیں۔ ان بچوں کو خاص طور پر آپ کی ہمدردی اور شفقت کی ضرورت ہے۔ ان کی ضرورت کے وقت ہر قدم پر راہنمائی کریں اور ان کے دکھ درد میں شامل ہوں تاکہ وہ اپنے آپ کو دنیا میں اکیلا نہ سمجھیں۔

بیماروں کی مزاج پرسی

اگر آپ کے رشتہ داروں میں کوئی بیمار ہے تو آپ کو چاہئے کہ اس کا جا کر حال پوچھیں اور اس کی عیادت کریں۔ اسی طرح اگر ہمسائیوں میں ' دوستوں میں کوئی بیمار ہو جائے تو ضرور اس کی مزاج پرسی کریں کیونکہ بیمار کی خبر گیری کرنا بہت ہی نیکی کا کام ہے۔ اس طرح بیمار کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ مزاج پرسی کرنے والوں کو اس کا کس قدر خیال ہے۔ اس طرح ایک دوسرے کے لئے پیار و محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی فوت ہو جائے تو وہاں پر جا کر افسوس کرنا بہت ضروری ہے اور غمزدہ خاندان کی دلجوئی کرنا بہت ثواب کا کام ہے۔

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ———— نون سین

کشمیر کے بارے میں امریکی پالیسی

بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی حکومت نے اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ امریکہ کے ایک افسر اعلیٰ نے مقبوضہ کشمیر کے متعلق یہ بیان دیا ہے کہ ہندوستان کا اس علاقے پر کوئی دستوری حق ثابت نہیں ہوتا۔ وائس آف امریکہ نے اس معاملے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئی دہلی میں امریکہ کے سفارتی نمائندے اس کوشش میں مصروف ہیں کہ اس بحث کو ختم کیا جائے۔ اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے امریکہ کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ امریکی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ جموں اور کشمیر کا سارا علاقہ متنازعہ فیہ ہے۔ اس نمائندہ موصوف نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک امریکہ کی حکومت کا تعلق ہے اس کے خیال میں اس دستاویز کی کوئی اہمیت نہیں جس پر کشمیر کے مہاراجہ اور ہندوستانی حکومت کے افسران نے دستخط کئے تھے۔ یہی وہ دستاویز ہے جس کے مطابق ہندوستان کشمیر پر اپنا حق جتاتا ہے اور بار بار اصرار کے ساتھ کہتا ہے کہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے امریکہ کے ایک افسر اعلیٰ نے جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے کہا ہے کہ امریکہ اپنے خیالات پر پوری طرح قائم ہے۔ اس بیان کی اشاعت کے بعد ہندوستان بھر میں تمام لوگوں نے رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ باوجود اس کے کہ واشنگٹن نے نئی دہلی کو شروع ہی سے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ امریکہ اپنی پرانی پالیسی ہی کو جاری رکھے گا۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے گزشتہ روز ایک امریکی سفارت کار کو اپنے دفتر بلایا اور احتجاج کرتے ہوئے بعض کاغذات انہیں دیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ پاکستان اور ہندوستان دونوں پر ہی زور دے رہا ہے کہ اس علاقائی جھگڑے کو امن وامان کے ساتھ طے کر لیا جائے۔ اگرچہ ہندوستان اب یہ خطرہ محسوس کرتا ہے کہ امریکہ کی پالیسی پاکستان کے حق میں جانے لگی ہے

بوسنیا کے مہاجرین کا کیمپ

پاکستان میں بوسنیا کے ۱۷۳ مہاجر ایک کیمپ میں رہ رہے ہیں کچھ عرصہ سے قومی اخبارات میں یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ اس کیمپ میں رہنے والے قیدیوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ فرینڈز آف بوسنیا کے جنرل سیکرٹری محمد محسن اور ڈاکٹر سلیمہ تاجک جو بوسنیا کی ایک مسلمان ڈاکٹر ہیں اور اس کیمپ کی خدمت پر مامور ہیں۔ نے ان خبروں پر شدید احتجاج کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ خلاف اسلام مغربی ذرائع ابلاغ کا انتہائی طور پر غلط پراپیگنڈہ ہے۔ یہ لوگ پاکستان کی حکومت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ محمد محسن نے مزید کہا کہ انہیں یہ شبہ ہے کہ اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر برائے مہاجرین کی پشت پناہی میں یہ مہم چلائی جارہی ہے۔ یہ دراصل مسلمانوں اور پاکستان کی حکومت کے درمیان اختلافات پیدا کرنے والی بات ہے۔ اور غالباً ایسا اس لئے کیا جارہا ہے کہ مسلمان حکومتوں نے اقوام متحدہ سے بار بار اپیل کی ہے کہ وہ بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کو موثر طریق پر روکنے کی کارروائی کرے انہوں نے مزید کہا کہ صرف ایک علاقے کے مسلمانوں کو نہیں بلکہ مسلمانوں کی عالمی برادری کو بدنام کرنے کے لئے یہ مہم چلائی جارہی ہے اس کیمپ میں رہنے والے سرکاری طور پر پاکستانی حکومت کے مہمان ہیں اور پاکستان نے یہ پیش کش اس لئے کی تھی کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ مکمل طور پر آزاد ہیں اور کیمپ کے اندر اور باہر ہر جگہ اس آزادی کو دیکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک ان کے بچوں کا تعلق ہے وہ شہر کے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم پارہے ہیں بعض لوگوں نے بوسنیا کے سفیر پر بھی الزامات لگائے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ وہ تمام الزامات کلی طور پر بے بنیاد ہیں ڈاکٹر سبینا جو بوسنیا ہی کی ایک باشندہ ہیں نے کہا ہے کہ وہ گزشتہ جون سے اس کیمپ میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں انہیں اس کیمپ کے خلاف خبریں سن کر نہایت تکلیف ہوئی ہے۔

مالدیپ میں ایک سیاحت کا مرکز

مالدیپ میں ایک برطانوی ہوائی اڈہ تھا جہاں ارد گرد کے بہت سے لوگ ملازمت کرتے تھے۔ یہ لوگ مالدیپ کے مختلف حصوں سے وہاں آکر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ آج سے سترہ سال قبل برطانوی حکومت نے یہاں سے اڈہ اٹھالیا تو لوگ بے کار ہو گئے اور انہیں یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ اب ان کا کام کیسے چلے گا۔ یہ ایک جزیرہ ہے اور اس کا نام گین (GAN) ہے اس وقت یہاں بائیس ہزار کی آبادی ہے اور یہ دیگر جزائر سے یہاں آکر بسے ہوئے ہیں انہوں نے یہ سارا وقت جب سے اڈہ اٹھالیا گیا ہے مشکلات میں گزارا ہے۔ سفارت کار کہتے ہیں کہ مالدیپ کی حکومت نے ہندوستان ایران لیبیا روس اور امریکہ کی وہاں اڈہ بنانے کی درخواستیں مسترد کر دی تھیں کیونکہ مالدیپ کے لوگ نہیں چاہتے تھے کہ اس جزیرے کو پھر کسی سپر پاور کے ہاتھوں فوجی اڈے کی صورت میں دے دیا جائے اب اس علاقے کو سیاحت کے لئے تیار کیا جا رہا ہے کہا جاتا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں بہت سے پروگرام زیر غور رکھتی ہے۔ گین کو ایک ترقی یافتہ علاقہ بنانے کے لئے ایک فرانسیسی فرم نے ۳٦۰ بلڈنگز پر مشتمل ایک معاہدہ طے کر لیا ہے۔ اگر یہ علاقہ واقعی سیاحت کے لئے تیار ہو جائے تو اس کی خوب صورتی میں بھی اضافہ ہو گا اور یہاں کے باشندوں کی آمدنی بھی خاصی بڑھ جائے گی اور ان کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

یاد رفتگان

محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب

محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ مورخہ ۷/اپریل ۱۹۸۵ء کو بھریا روڈ میں ایک معاند کے قاتلانہ حملہ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۸ سال تھی۔

آپ ۷/اپریل کو ساڑھے دس بجے صبح شاہی بازار میں واقع اپنے دفتر میں بیٹھے ٹیلیفون پر گفتگو میں مصروف تھے کہ قبیلہ شر کے ایک شخص میر محمد نے نہایت قریب سے ان پر کاربین سے فائر کر دیا۔ گولی ان کے عین دل کے مقام پر لگی اور وہ موقع پر ہی وفات پا گئے۔

آپ کا جنازہ ۹/اپریل کو صبح گیارہ بجے ربوہ لایا گیا ان کا جنازہ ساڑھے بارہ بجے دوپہر احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھایا۔ جس میں اہل ربوہ فیصل آباد اور مضافات کے کثیر احباب نے شرکت فرمائی بعد ازاں ان کا جنازہ قبرستان نمبر ا میں لے جایا گیا جہاں ان کی تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالستار صاحب چک ۱۲۱ گوکھووال ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آڑھت کا کام کرنے لگے۔ کچھ عرصہ فیصل آباد میں بھی کاروبار کیا۔ پھر ۱۹۵۴ء میں سندھ چلے گئے اور بھریا روڈ میں سکونت اختیار کر لی اور آڑھت کا کام شروع کر دیا۔

مکرم چوہدری صاحب بہت مخلص سلسلہ کا درد رکھنے والے فدائی احمدی تھے مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ لین دین کے معاملات میں صاف اور کھرے تھے۔

وہ ایک لمبا عرصہ تک جماعت احمدیہ بھریا روڈ کے صدر رہ چکے تھے اور گزشتہ چھ ماہ سے امیر ضلع نواب شاہ کی حیثیت میں سلسلہ کی خدمات بجالا رہے تھے۔

(ماہنامہ تحریک جدید مئی ۱۹۸۵ء)

بقیہ : ص۵

اپنے ملک سے محبت یہ ملک جو ہمیں بہت سی قیمتی جانوں کو قربان کر کے حاصل ہوا ہے اس ملک سے محبت کریں اور ملک کے لئے ہمیشہ قربانی کے لئے تیار رہیں۔ ہمیشہ ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دیں۔ ہمیشہ اس کی تمنا کریں اور اس کی کوشش بھی کریں کہ اپنے ملک سے جہالت، بیماری اور غربت ختم ہو جائے۔ اپنی توانائیاں بنی نوع انسان کی ترقی و بہبود اور اصلاح کے لئے صرف کریں۔ ہمیشہ قومی یکجہتی کی بات کریں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے ملکی وحدت اور سلامتی کو خطرہ ہو۔ ہر قسم کے تعصب سے پرہیز کریں۔ ہم پٹھان، سندھی، بلوچی اور پنجابی بعد میں ہیں اور سب سے پہلے پاکستانی ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار حضرات الفضل کو ارسال کئے جانے والے مضامین کی نقول اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ سال دو سال کے بعد اصرار کرنا کہ مضمون چھپا نہیں ہے اس لئے واپس کیا جائے۔ دفتر کے لئے الجھن پیدا کرتا ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ محترمہ امتہ الحی صاحبہ بنت مکرم عبدالحی صاحب دارالبرکات ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم ارشاد احمد صاحب ابن مکرم جاوید احمد صاحب چک نمبر ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد بعوض بیس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۹- اکتوبر ۹۳ء کو بیت البرکات ربوہ میں مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے پڑھا۔

اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب ابڑو قائد ضلع لاڑکانہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲- ستمبر ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "سیزۃ العروج" تجویز ہوا ہے۔

نومولودہ مکرم علی انور صاحب ابڑو کی پوتی اور مکرم علی سرور صاحب ابڑو امیر ضلع لاڑکانہ کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین اور نیک و خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم رانا قاسم محمود ربوہ کی ممانی محترمہ امتہ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعظیم صاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ کے گلے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم خورشید عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ مانسہرہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے جس سے ان کے دائیں ہاتھ اور ٹانگ نے کام کرنا بالکل بند کر دیا ہے۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ سونے کا لاکٹ

○ ایک عدد سونے کا لاکٹ مورخہ ۱۸- اکتوبر کو دارالصدر شمالی اور دارالضیافت ربوہ کے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں یا اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

ارشاد احمد عاصی
محلہ غریب پورہ گجرات شہر

گمشدہ عینک

○ مورخہ ۲۶- اکتوبر کو مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی کے کوارٹر (صدر انجمن احمدیہ) سے دفاتر تحریک جدید آتے ہوئے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں خاکسار کی نظر کی عینک گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملی ہو از راہ مہربانی پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ملک اللہ بخش
وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

گمشدہ نقدی

○ مورخہ ۲- اکتوبر کو ڈگری کالج- دفتر الفضل- گولبازار اور احمد اکیڈمی کے راستہ پر قریباً اٹھارہ صد روپے کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ کرم دفتر الفضل میں عبدالستار خاں صاحب کو پہنچا دیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خادم حسین صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے دادا مکرم عبدالکریم خان رند بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خان اچانک ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے۔

ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ سال ۹۳- ۱۹۹۲ء مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان میں درج ذیل اضلاع نے بالترتیب پہلی دس پوزیشنز حاصل کی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے۔

اول مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع کراچی
دوم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر
سوم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور
چہارم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع راولپنڈی
پنجم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع ملتان
ششم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع قصور
ہفتم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع حیدر آباد
ہشتم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ
نہم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع اوکاڑہ
دہم مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع تھرپارکر

مہتمم اطفال

بین المملکتی ملاقات، اقتصادیات

مصر کا جہاد گروپ

مصر میں جو اسلامی گروہ اپنے آپ کو جہاد کہلاتا ہے نے اپنے اس فیصلے اور ارادے کا اظہار کیا ہے کہ وہ ان آٹھ فوجی افسروں کو ہلاک کرے گا۔ جنہوں نے ان کے ۳۸ افراد کو موت کی سزا سنائی ہے۔ یہ ۳۸ افراد وہ ہیں جو گذشتہ سال حراست میں لئے گئے تھے۔ اور ان پر الزام یہ تھا کہ وہ صدر حسنی مبارک کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ جہاد گروپ کے ایک انفریشن بیورو کے بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ آٹھ جج اسلامی قوانین کا انکار کر چکے ہیں۔ اور اس طرح کافر ہو چکے ہیں اب ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کے خلاف فتویٰ جاری کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ جرائم کرنے والے لوگوں کا خون بہایا جائے۔ گویا کہ انہوں نے اس اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ حکومت کا ہر وہ افسر جو جہاد گروپ کے کسی فرد کے خلاف کوئی کارروائی کرے گا اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

بیرون ملک پاکستانی سفیر اور سرمایہ کاری

حکومت اور ملک کے استحکام اور مضبوطی کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ بیرونی ممالک کے ساتھ تجارت کو بھی فروغ ملے اور بیرونی ممالک کے سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری کریں۔ اسی کام کے لئے مختلف سطحوں پر کوشش کی جانی لازمی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام سفیروں سے کہا جائے گا کہ وہ اس سلسلے میں اپنی کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ ارسال کریں۔ انہیں جس ملک میں وہ متعین ہوں اس کے مطابق ہدف دیا جائے گا۔ اور اپنی رپورٹ میں انہیں یہ بات پیش کرنی ہوگی کہ وہ اس ہدف کو کہاں تک حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ بیرونی ممالک کی طرف سے سرمایہ کاری کے سلسلے میں سابقہ حکومت کی تمام فائلوں سے بھی فائدہ اٹھایا جائے گا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ وہ تمام فائلیں بھی دوبارہ کھول دی گئی ہیں اور ان کے علاوہ براہ راست وزیراعظم کی نگرانی میں مزید کارروائی کے بھی پروگرام تیار کئے گئے ہیں۔ اس بات کی بھی توقع کی جارہی ہے کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اپنے ذاتی اثر و رسوخ کو کام میں لاکر بیرونی ممالک کے سرمایہ کاروں سے کہیں گی کہ وہ اپنی اور پاکستان کی مدد کے لئے پاکستان میں سرمایہ کاری کریں اور سفیروں کی کوششوں پر بھی وہ از خود نظر رکھیں گی۔ اس سلسلے میں ایک آزاد کمیشن بھی قائم کیا گیا ہے جو قدم بقدم سرمایہ کاری کا نوٹس لیتا رہے گا۔ جوں جوں بیرونی سرمایہ کاری بڑھے گی پاکستان کا دیگر ممالک میں وقار بھی بڑھے گا اور پاکستان کی خوشحالی پر بھی بہتر اثر پڑے گا۔

پاکستان / مرد- عورت کا تناسب

یونیسف کی ایک حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وہ ممالک جن میں مردوں کی تعداد عورتوں سے زیادہ ہے ان میں پاکستان سرفہرست ہے۔ اس رپورٹ میں جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں اس کے مطابق ۹۲ عورتوں کے مقابلہ میں ۱۰۰ مرد ہیں۔ پاکستان کے بعد پاپوانیوگنی کا نمبر آتا ہے جہاں ۱۰۰ مردوں کے مقابلہ میں ۹۳ عورتیں ہیں اور تیسرے نمبر پر ہندوستان کا نام لیا جاتا ہے جہاں ۱۰۰ مردوں کے مقابلہ میں ۹۴ عورتیں ہیں کہا جاتا ہے کہ باجود اس کے کہ یہاں بچیوں کے زندہ رہنے کے لڑکوں کی نسبت زیادہ امکان ہیں اور عورتیں عام طور پر مردوں کی نسبت لمبی عمر پاتی ہیں نسبت کے لحاظ سے مرد ہی عورتوں سے زیادہ ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں بقاء کے امکانات کی نسبت ۱۰۰ مرد کے مقابلہ میں ۱۰۶ عورتیں ہیں۔ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں پر عورتوں کی زندگی کی طوالت اس لئے بھی کم ہے کہ عام طور پر صحت کمزور ہوتی ہے۔ اور بچیوں کی دیکھ بھال بھی کم ہوتی ہے۔ گویا کہ انہیں مقابلتاً نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں عورتوں کی شرح اموات زیادہ ہے جس کی وجہ سے عورتوں کی کل تعداد مردوں سے کم رہتی ہے ویسے بچیوں کی زیادہ دیکھ بھال موجودہ زمانے کے رجحانات سے زیادہ تعلق رکھتی ہے کیونکہ ایک لمبے عرصے تک کہا جاتا رہا ہے کہ لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جاتا ہے نہ صرف دیگر لوگ بلکہ والدین بھی اپنی بچیوں کو نظر انداز کرتے رہے ہیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۴-نومبر- موسم معتدل ہے۔
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۶ درجے سنٹی گریڈ

○ سری نگر میں مسلمانوں کے مقدس مقام حضرت بل کے بھارتی محاصرے کو ختم کرنے کے سلسلے میں حریت پسندوں کے ساتھ طے پانے والا معاہدہ بھارتی فوج نے ناکام بنا دیا ہے۔ علماء اور مسلمانوں نے حضرت بل پہنچ کر موئے مبارک کی موجودگی کی تصدیق اور نماز مغرب ادا کرنی تھی بعد ازاں محصورین کو باہر نکلنے کے لئے محفوظ راستہ فراہم کیا جانا تھا۔ لیکن بھارتی فوج نے نئی شرائط عائد کر دیں۔ جنہیں مجاہدین نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا یہ بات حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان معاہدے کے لئے مذاکرات کرنے والے کشمیری رہنما وجاہت حبیب اللہ نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ میں معاہدے کے بارے میں بے حد پر امید تھا۔ حضرت بل کے ۱۹۔ روز سے جاری محاصرہ ختم کرنے کے سلسلے میں معاہدہ طے پا گیا تھا لیکن کہیں نہ کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ جس کا انہیں بہت دکھ ہوا ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں کے درمیان متفقہ صدارتی امیدوار کے لئے طویل اعلیٰ سطحی مذاکرات کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئے۔ محترمہ بے نظیر کی ہدایت پر آصف علی زرداری، آفتاب شیر پاؤ، غلام مصطفیٰ کھر، افضل خان، وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو سابق نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے اتحادی جماعتوں اور سابق صدر غلام اسحاق خان سے مذاکرات کئے دوسری طرف سے مذاکرات میں سابق صدر غلام اسحاق خان، نوابزادہ نصر اللہ خان، حامد رضا گیلانی، حافظ حسین احمد، مولانا فضل الرحمان نے حصہ لیا۔ مذاکرات دو گھنٹے تک جاری رہے۔ لیکن کوئی فیصلہ کئے بغیر ختم ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے اپنے مشیر فیصل صالح حیات کو سینئر وزیر کے برابر عہدہ دے دیا ہے۔ پہلے انہیں صوبائی وزیر کے برابر کا عہدہ دیا گیا تھا۔ ان کے پاس ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی۔ ہوم اور بلدیات کے محکمے ہوں گے۔

○ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کرنے پر غور کر رہا ہے اور اس سلسلے میں دوست ملکوں اور دوسرے رکن ممالک سے رابطہ قائم کر لیا گیا ہے۔

○ حکومت پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ کشمیر پر امریکی موقف کا اظہار قابل تعریف ہے۔ اور امریکہ نے پہلی بار کھل کر بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی نائب وزیر خارجہ روبن رافیل سے کشمیر اور ایٹمی مسئلے پر مذاکرات ہوں گے لیکن پاکستان اصولی موقف سے نہیں ہٹے گا۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ یہ ادارہ آذری مہاجرین کو ہر ممکن امداد دے۔ اور آرمینیا سے آذر بائی جان کا مقبوضہ علاقہ خالی کرائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستان کی حکومت اقوام متحدہ کی درخواست پر جنوبی امریکہ کے ملک ہیٹی میں امن عامہ کے تحفظ کے لئے پولیس کی ایک جمعیت بھیجنے پر غور کر رہی ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی وطن واپسی کے موقع پر بدھ کی دوپہر کراچی ائرپورٹ پر زبردست ہنگامہ خیز صورت حال پیدا ہو گئی۔ استقبال کے لئے آنے والے لوگوں نے حفاظتی رکاوٹ توڑ دی۔ ائرپورٹ کی طرف بڑھنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور شیلنگ کی۔ میر مرتضیٰ بھٹو نے پروگرام کے مطابق بدھ کو ۳۰-۱ بجے کراچی ائرپورٹ پر پہنچنا تھا تاہم بعد کی اطلاعات کے مطابق یہ پروگرام تبدیل ہو گیا ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان میں داخل ہونے کی اجازت نہ مل سکنے کی وجہ سے ان کا طیارہ شارجہ میں لینڈ کر گیا ہے۔ اور وہ کراچی آنے کی بجائے شارجہ چلے گئے ہیں۔

○ بھارت کی سپریم کورٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ درگاہ حضرت بل میں محصور حریت پسندوں کو کم از کم اتنی ہی خوراک فراہم کی جائے جس سے وہ زندہ رہ سکیں۔ تاکہ حکام کو بھی اس کا موقع ملے کہ وہ محصور لوگوں پر دباؤ ڈال سکیں تاکہ درگاہ کو خالی کر دیا جائے۔

○ دنیا بھر کے گردواروں میں سانحہ حضرت بل کی مذمت کی گئی ہے اور سکھوں کی طرف سے ایک پریس ریلیز میں اقوام متحدہ سے مداخلت کی اپیل کی گئی ہے اس کے علاوہ بھارتی فوج کے سکھ فوجیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کشمیریوں کے خلاف کسی کارروائی میں حصہ نہ لیں۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کی صوبائی صدر بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم پر کسی سے سمجھوتہ نہ کیا ہے نہ کبھی کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس متنازعہ ڈیم کو کسی صورت میں بننے نہیں دیا جائے گا۔

○ امریکہ کے موثر روزنامہ بالٹی مورسن نے لکھا ہے کہ بھارت نے کشمیر میں جلیانوالہ باغ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ کشمیر کو بھارتی یونین کے اندر رہتے ہوئے زیادہ خود مختاری دینے کا حل پائیدار نہیں۔ اخبار نے اپنے اداریہ میں کہا ہے کہ اس وقت وادی میں ایک ہی نعرہ ہے "انڈیا آؤٹ"۔

○ پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے بلخ شیر مزاری کو متفقہ امیدوار بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور نواز لیگ کی جانب سے قائم مقام صدر کو باضابطہ امیدوار نامزد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے طلبہ طالبات کے مطالبے پر میڈیکل کالجوں میں اس سال کم کی گئی ۱۹۶ نشستیں بحال کر دی ہیں لیکن میڈیکل کمیٹی نے حکومت پنجاب کے اس مطالبے کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیر قانون و پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے بتایا ہے کہ فوری سماعت کی خصوصی عدالتوں کو فوری طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ عدالتیں ڈھونگ تھیں۔ متعلقہ آرڈیننس میں توسیع نہیں کی جائے گی۔

○ خیال ہے کہ غلام مصطفیٰ جتوئی بہت جلد پیپلز پارٹی میں شامل ہو جائیں گے اور اپنی پارٹی ختم کر دیں گے۔

○ ولی خان نے کہا ہے کہ قوم کو نواز شریف جیسا لیڈر ڈھونڈے سے نہیں ملے گا قوم کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

○ غلام حیدر روائیں کے دو مبینہ قاتل ۲۴ گھنٹے میں ہی اپنے بیان سے مکر گئے ہیں۔

○ امن امان کے لئے چین اور امریکہ کے درمیان مشترکہ فوجی مشقوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS-250/-
--- عورتوں کیلئے کورس ---
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھراء کورس ATHRA COURSE RS 125/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون ۶۰۶-۷۷۱

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲، مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- ہال روڈ - لاہور فون : ۳۵۵۴۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فرج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون : ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰
۷۲۳۱۶۸۱

خدام کیلئے سنہری موقعہ
۱- گھریلو کام کیلئے عمر کم سے کم ۴۵ سال
۲- آفس ورک کیلئے عمر کم سے کم ۲۵ سال
۳- ربڑ کا کام سیکھنے کیلئے لڑکے (دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ رہائش مفت ہوگی۔ "میاں بھائی"
پتہ برائے رابطہ: پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون : ۷۷۴۷۴۷ - ۷۷۱۷۷۹ - ۷۷۰۹۳۶